سوال

(13)اسباب اختیار کے متعلق شرعاً حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم لوگ عام طور پر اسباب اختیار کرنے کو توکل کے منافی خیال کرتے ہیں، کیا ایسا ذہن رکھنا صحیح ہے، اسباب اختیار کرنے کے متعلق شرعا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مصائب وآلام کے وقت ایک مؤمن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے دل کو صرف اللہ کے ساتھ وابستہ رکھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''تمام امور اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں، لہٰذا تم اس کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو۔'' [۱۱/ہود:۱۲۳]

''اور اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ نے تلقین کی ہے کہ وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھیں۔'' [۳/آل عمران:۱۶۰]

جو انسان مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کافی ہو گا ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اسے کافی ہو گا یقینا اللہ تعالیٰ اپنے کام کو پورا کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازمقرر فرمایا ہے۔'' [۶۵/الطلاق:۳]

اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور حسن ظن رکھتے ہوئے ایسے اسباب کو اختیار کیا جائے جنہیں اختیار کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

جیسا کہ جب مشرکین نے اہل مدینہ پر چڑھائی کی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ اور اہل مدینہ کی حفاظت کے لیے شہر کے اردگرد خندق کھودی تھی لیکن اسباب اختیار کرنے کی چند ایک اقسام ہیں:

ایسے اسباب اختیار کرنا جو بنیادی طور پر عقیدۂ توحید کے منافی ہیں، مثلاً: ہم دیکھتے ہیں کہ قبروں کے پجاری مصیبت کے وقت اہل قبور سے مدد مانگتے ہیں، ایسا کرنا شرک اکبر ہے، اور ایسے اسباب اختیار کرنے پر اللہ تعالیٰ نے سخت ناراضی کا اظہار کیا ہے اور اسے جہنم کی وعید سنائی ہے۔

سبب پر صرف اتنا ہی اعتماد کیا جائے کہ وہ صرف ایک سبب ہے، ایسے اسباب اختیار کرتے وقت بھی یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ یہ سبب بھی اللہ کی طرف سے ہے۔ وہ چاہے تو اسے باقی رکھے اگر چاہے تو اس کی تاثیر ختم کر دے، ایسے اسباب اختیار کرنا عقیدۂ توحید یا توکل کے خلاف نہیں ہیں۔

بہر حال بیماری اور مصیبت کے وقت شرعی اسباب اختیار کرنے کے باوجود انسان کو چاہیے کہ وہ مکمل طور پر ان اسباب پر انحصار نہ کرے بلکہ انحصار صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہو کیونکہ اسباب وذرائع کا اختیار کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، جبکہ آپ کا حقیقی انحصار صرف اللہ پر ہوتا تھا، ہمیں بھی آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپ کے اسوۂ مبارکہ کو عمل میں لانا چاہیے، اسباب سے قطع نظر کر کے ہاتھ پاؤں باندھ کر بیٹھ جانا شریعت کے منافی ہے اور اسباب پر کلی انحصار بھی دینِ اسلام کے خلاف ہے۔ شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اسباب اور ذرائع اختیار کیے جائیں لیکن آخری بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات پر ہونا چاہیے کہ وہی اسباب میں تاثیر پیدا کرنے پر قادر ہے اگر چاہے تو ان اسباب سے تاثیر سلب کر دے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2، صفحہ:54